سوال

میں اپنے بہن بھائیوں کے ٹیلی فون ٹیپ کرتا ہوں تاکہ غلط چیزوں کا ادراک ہوسکے اور حقیقتا اس سے فساد اور غلط قسم کی باتوں کو دور کیا جاسکا ہے، اس بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ انہیں اس کا علم نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

مندرجہ بالا سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے رکھا گیا تو ان کا جواب تھا :

میری رائے میں تو یہ تجسس یعنی جاسوسی ہے، اور کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کی بھی جاسوسی اور عیب تلاش کرتا پھرے، اس لیے کہ ہمارے لیے تو ظاہر کے علاوہ کچھ نہیں، اگر ہم لوگوں کے عیب تلاش کرنا شروع کردیں اور تجسس کرنے لگیں تو اس میں ہمیں بہت ہی مشکلات اور تھکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ہمارے ضمیر بھی جو کچھ ہم سنیں اور دیکھیں گے اس کی وجہ سے پریشان ہوجائیں گے۔

اور جب اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان :

اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو یقین جانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو الحجرات (12)۔

اس فرمان کے آخر میں فرمایا ہے کہ بھید نہ تلاش کیا کرو تو ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

لیکن جب گھر کا ذمہ دار ایسی نشانیاں اور علامتیں دیکھے جو اس غلط اور گندے مکالمات پر دلالت کررہی ہوں تو پھر چوری چھپے ٹیلی فون ٹیپ کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اسے چاہیے کہ جب اسے ایسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے ابتدا میں ہے روک دے اور انہیں ڈانٹے اسے اس کا پیچھا اور انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

ہوسکتا ہے کہ اگر وہ اس کا پیچھا اور انتظار کرے اسے ایسی اشیاء سننی پڑیں جو اسے پہلے سے بھی زیادہ ناپسند ہوں، مثلا جب اسے کسی گندی اور فحش کلامی کا پتہ چلے تو اسے فوری طور پر کلام کرنے والے کو ڈانٹنا چاہیے اور اسے کل تک کے لیے موخر نہ کرے، کیونکہ شروع سے ہی اس راستے کو منقطع کرنا چاہیے۔

لیکن صرف تہمت اور وسوسے یہ جائز نہیں لیکن جب اسے یہ پتہ چلے کہ معاملہ خطرناک ہے، اور یہ کام ہوا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس معاملے کی تحقیق کے لیے ٹیلی فون ٹیپ کرے۔.

دیکھیں فتاوی : اللقاء الشہری محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی نمبر (50)۔